page 1
27/4/21

Topic. AL-Ghazali

عنوان۔ الغزالی

M.A. Islamic studies Se. I paper. mis.(104)

BY. Mumtaz Alam.

DATE

امام غزالی۔ ۴۵۰ھ وفات۔ ۵۰۵ھ

ابو حامد محمد غزالی دنیائے اسلام کا مشہور متکلم اور مفکر ہیں ان کا نام محمد اور ابو حامد کنیت تھی طوس اور نیشاپور میں ابتدائی تعلیم پائی خصوصی تعلیم الجوینی نے امام الحرمین سے حاصل کیا اور انہیں کا ساتھ رہا ان کی حیات تک رہا بعد میں نیشاپور سے سلاجقہ نظام الملک طوسی کے دربار میں پہنچے اور بغداد کے مدرسہ میں بحیثیت مدرس بحال ہو گئے۔ باطنی

نظام الملک طوسی کو باطنیوں اور فدائیوں نے قتل کر دیا اس زمانے میں امام کا موضوع مطالعہ فلسفہ تھا آپ نے باطنیہ، اسماعیلیہ اور امامیہ کی تردید میں کئی کتابیں تصنیف کیں

* امام غزالی ابتدا ہی سے ایک متشککانہ رجحان کے مالک تھے فلسفہ کے مطالعے کے وقت فلسفہ کی عظمت ان کے اوپر اسقدر غالب تھی کہ تقریباً مذہبی عقائد سے قابل اعتراض حد تک منحرف ہو چکے تھے حالانکہ وہ اگرچہ صوفیانہ ماحول میں پرورش پا گئے تھے مگر صوفیانہ اپنی ریاضت و عبادات کا کوئی رنگ ان پر نہ چڑھا پایا تھا اور نہ ہی انہوں نے صوفیا حضرات کا کوئی اثر قبول کیا۔

* علمی اعتبار سے بیس سال کی عمر ہی میں ان کا رجحان فقہ اسلامی کی باریکیوں کی طرف ہوا اور فقہ میں اسقدر درک و کمال حاصل کر لیا کہ محض مسئلہ کی بنیاد پر کسی امام خاص کی تقلید سے رہا ہو سکتے تو بچا لیا یا ممکن ہے ان کی مگر اسکے تم وہ مجتہد کے درجہ تک پہنچے تھے فقہ اسلامی میں امام شافعی کی تقلید کرتے تھے

* علمی غلغلہ تھا لہذا آپ بغداد آئے تو مدرسہ نظامیہ میں مقرر ہوئے اس زمانے میں یہاں کا معلم ہونا عظیم الشان بات تھی

Page 2
27/4/21

عنوان: امام غزالی

★ قیامِ بغداد کے وقت کے بارے میں ان کی علمی حیثیت خواہ کتنی ہی بلند ہو عقیدے کے اعتبار سے خود ان کے مطابق وہ کلی طور پر شک کا شکار ہو چکے تھے اور ان کا شک صرف مذہب ہی سے نہیں تھا بلکہ کسی بھی قطعی علم کے امکان سے بھی تھا۔ جہاں تک فلسفے کی بات ہے امام غزالی کبھی اس شک پر غالب نہیں آ سکے۔

★ امام غزالی نے بغداد میں فقہ اسلامی کو ضرور پڑھایا بلکہ اس فن کی مشہور کتابیں بھی لکھیں جنہیں فقہ شافعی میں درجہ استناد حاصل ہے جیسی کتابیں الوجیز اور الوسیط ہے۔

★ ان کا خصوصی فن فلسفہ تھا مگر انہوں نے مختلف مذاہب کا جائزہ گہرا مطالعہ کیا اور گمراہ فرقوں کی تردید کی بالخصوص باطنیہ اسماعیلیہ وغیرہ کی۔

★ امام غزالی نے فلسفہ کو پڑھا مگر ان کی طبیعت فلسفہ کے نتیجوں سے تسکین نہ پا سکی بالآخر جس علم پر انہیں ناز تھا اور جو فن ان کا طرۂ امتیاز تھا خود اس کی تردید میں آپ نے کتابیں تصنیف کیں اور ایک نئی راہ کی تلاش میں لگ گئے۔

★ ان کے لیے یہ نئی راہ تصوف کی راہ تھی تھا جب وہ فلسفے کے نتیجوں سے سکون نہ پا سکے تو سوچا کیوں نہ توحید، رسالت، ملائکہ، آخرت سب کو عقل کے بجائے نقل اور صوفیا کے طریقے پر مانا جائے اور یہاں سے انہیں سکون ملا۔ ان کا خود قول ہے کہ صوفیا کی کتب سے خدا تعالیٰ نے ان کا ایمان از سر نو تازہ کر دیا۔ قیامت کا خوف چھا گیا اور جہاں گشت درویشی کی حیثیت سے بغداد سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے اس کے بعد "المنقذ من الضلال" نامی کتاب تصنیف کی۔